82400 ـ شدید غصہ کی حالت میں دی گئی اور معلق کردہ طلاق

سوال

اگر کوئی شخص اپنی بیوی پر طلاق کی قسم اٹھائے کہ اگر اس نے کوئی کام مثلا قطع رحمی کی تو اسے طلاق، خاوند اس وقت شدید غصہ کی حالت میں تھا اور ہوش و حواس میں نہ تھا اور اسے یہ بھی یاد نہیں کہ اس نے کیا کہہ رہا ہے اس کا حکم کیا ہو گا ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

آدمی کو چاہیے کہ بیوی کے ساتھ جھگڑے میں وہ طلاق کے الفاظ مت بولے، کیونکہ طلاق کا انجام خطرناک ہے، بہت سارے لوگ طلاق کے معاملہ میں سستی کرتے ہیں، اور جب بھی بیوی کے ساتھ جھگڑا ہوا طلاق کی قسم اٹھا لی، جب بھی کسی دوست کے ساتھ جھگڑا ہوا تو طلاق کی قسم اٹھالی..

یہ تو اللہ کی کتاب کے ساتھ کھلواڑ کی ایک قسم ہے، جب رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اکٹھی تین طلاق دینے کو اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل قرار دے رہے ہیں تو پھر جو شخص اسے اپنی عادت ہی بنا لے اور جب بھی بیوی کو کسی چیز سے روکنا چاہا یا اسے کچھ کرنے کی ترغیب دلانا چاہی تو طلاق کی قسم اٹھالی اس کے بارہ میں کیا خیال ہے ؟!

محمود بن لبید بیان کرتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو ایک ایسے شخص کے بارہ میں بتایا گیا جس نے اپنی بیوی کو اکٹھی تین طلاق دی تھیں ؟

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم غصہ کی اٹھ کھڑے ہوئے اور پھر فرمایا:

" تمہارے درمیان میری موجودگی میں ہی وہ اللہ کی کتاب کے ساتھ کھیل رہا ہے ؟!

چنانچہ ایک شخص کھڑا ہوا اور کہنے لگا:

اے اللہ تعالی کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کیا میں اسے قتل نہ کردوں ؟

سنن نسائی حدیث نمبر (3401).

حافظ رحمہ اللہ نے اس کے رجال کو ثقات قرار دیا ہے، اور علامہ البانی رحمہ اللہ نے غایۃ المرام (261) میں اسے صحیح قرار دیا ہے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" وہ لوگ جو ہر بڑی اور چھوٹی چیز میں اپنی زبان سے طلاق کے الفاظ نکالتے ہیں بے وقوف اور کم عقل ہیں، اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بھی مخالف ہیں کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تو ہماری راہنمائی کرتے ہوئے فرمایا ہے:

" جو کوئی بھی قسم اٹھانا چاہتا ہے تو وہ اللہ کی قسم اٹھائے یا پھر خاموش رہے "

صحیح بخاری حدیث نمبر (2679).

اس لیے جب مومن قسم اٹھائے تو اسے اللہ عزوجل کی قسم ہی اٹھانی چاہیے، اور پھر قسم کثرت سے نہیں اٹھانی چاہیے کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اور اپنی قسموں کی حفاظت کرو المآئدۃ (89).

اس آیت میں من جملہ تفسیر یہ گئی ہے کہ کثرت سے اللہ کی قسمیں مت اٹھاؤ.

رہا مسئلہ طلاق کی قسم اٹھانے کا مثلا: اگر تو نے ایسا کیا تو مجھ پر طلاق، یا تم ایسا نہ کرو مجھ پر طلاق، یا اگر میں نے ایسا کیا تو میری بیوی کو طلاق، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میری بیوی کو طلاق اور اس جیسے دوسرے الفاظ کہنا تو یہ اس راہنمائی کے ہی خلاف ہے جس کی ہمیں رسول کریم صلی اللہ نے راہنمائی دی ہے " انتہی

ماخوذ از: فتاوی المراۃ المسلۃ (2 / 753).

دوم:

کسی شخص کا اپنی بیوی کو یہ کہنا کہ: اگر تم نے ایسے کیا تو تجھے طلاق، یا پھر یہ کہا: " اگر تم نے ایسے نہ کیا تو تمہیں طلاق " یہ شرط پر معلق طلاق کہلاتی ہے، جس میں جمہور فقہاء کا مسلك یہ ہے کہ شرط پوری ہونے کی صورت میں یہ طلاق واقع ہو جائیگی.

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ اس معلق کردہ طلاق میں تفصیل ہے جو قائل کی نیت پر منحصر ہوگی اگر تو اس نے

اس سے قسم والا مقصد لیا کہ کسی چیز کرترغیب دلانا یا کسی چیز سے منع کرنا، یا کسی کی تصدیق کا تکذیب کرنا، تو یہ قسم کے حکم میں ہوگا اور اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی بلکہ قسم ٹوٹنے کی صورت میں قسم کا کفارہ لازم آئیگا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ نے یہی قول اختیار کیا ہے.

اور اگر اس سے طلاق مراد لی گی ہو تو شرط پوری ہونے کی صورت میں بیوی کو طلاق ہو جائیگی، اور اس کی نیت کا معاملہ تو صرف اللہ تعالی ہی جانتا ہے جس پر کوئی چیز بھی مخفی نہیں، اس لیے مسلمان کو اپنے پروردگار پر حیلہ سازی اور اپنے آپ کو دھوکہ دینے سے اجتناب کرنا چاہیے.

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" راجح یہی ہے کہ جب طلاق قسم کے معنی میں استعمال کی جائے مثلا کسی آدمی کا اس سے مراد کئی چیز پر ابھارنا یا پھر کسی چیز سے روکنا یا تصدیق کرنا یا تکذیب کرنا یا تاکید کرنا مراد ہو تو اس کا حکم قسم کا ہوگا.

کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالی کا فرمان ہے:

اے نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) جس چیز کو اللہ نے آپ کے لیے حلال کر دیا ہے اسے آپ کیوں حرام کرتے ہیں ؟ (کیا) آپ اپنی بیویوں کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہیں، اور اللہ بخشنے والا رحم کرنے والا ہے، تحیقیق اللہ تعالی نے تمہارے لیے قسموں کو کھول ڈالنامقرر کر دیا ہے، اور اللہ تمہارا کارساز ہے اور وہی پورے علم والا حکمت والا ہے التحریم (1 ـ 2).

تو اللہ سبحانہ و تعالی نے تحریم کو قسم بنایا ہے، اور اس لیے بھی کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے، اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو اس نے نیت کی "

اسے بخاری نے روایت کیا ہے.

اور اس شخص نے طلاق کی نیت نہیں کی، بلکہ قسم کی نیت کی ہے، یا پھر قسم کے معنی کی نیت کی، چنانچہ جب وہ اس کو توڑےگا تو اس کے لیے قسم کا کفارہ کافی ہوگا، یہی قول راجح ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی المراۃ المسلمۃ (2 / 754).

مستقل فتوی کمیٹی کے علماء کرام سے درج ذیل سوال کیا گیا:

ایك شخص نے اپنی بیوی سے کہا: مجھ پر طلاق تم میرے ساتھ اٹھو، لیکن وہ اس کے ساتھ نہ اٹھی تو کیا اس سے

طلاق واقع ہو جائیگی ؟

کمیٹی کے علما کا جواب تھا:

" اگر تو اس کا مقصد طلاق دینا نہ تھا، بلکہ صرف بیوی کو اپنے ساتھ جانے پر ابھارنا مقصود تھا تو اس سے طلاق واقع نہیں ہوگی، صحیح قول کے مطابق خاوند پر کفارہ لازم آ ئیگا.

اور اگر خاوند کا مقصد طلاق دینا تھا اور بیوی نے اس کی بات نہ مانی تو اسے ایك طلاق ہو گئی ہے " انتہی

دیکھیں: فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (20 / 86).

سوم:

یہ معلوم ہونا چاہیے کہ اکثر طور پر طلاق غصہ اور تنگی اور جذبات کی حالت میں ہوتی ہے، نہ کہ خوشی و رضامندی اور شرح صدر کی حالت میں، یہ کہ خاوند نے غصہ کی حالت میں طلاق دی ہے اس کا معنی یہ نہیں کہ طلاق واقع نہیں ہوتی جیسا کہ اکثر لوگوں کا خیال ہے.

لیکن یہ ہو سکتا ہے کہ خاوند کو غصہ آیا ہو اور وہ اپنے ہوش و حواس کھو بیٹھے اور اسے ادراك بھی نہ ہو کہ زبان سے کیا کچھ نکال رہا ہے اسے سمجھتا بھی نہ ہو تو سب علماء کا اتفاق ہے کہ ایسے شخص کی اس حالت میں دی گئی طلاق واقع نہیں ہوگی.

لیکن اگر غصہ تو شدید ہو لیکن وہ اس حد تك نہ جائے جس سے ہوش و حواس ہی جاتے رہیں اور ادراك بھی نہ رہے لیکن غصہ شدید ہو کہ وہ اپنے آپ پر کنٹرول نہ رکھ سکے اور غصہ اسے طلاق کی طرف لے جائے.

تو اس صورت میں جمہور علماء کہتے ہیں کہ یہ غصہ طلاق واقع ہونے میں مانع نہیں ہوگا.

اور بعض اہل علم کہتے ہیں کہ یہ غصہ بھی طلاق واقع ہونے میں مانع ہوگا، شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمہ اللہ اور ان کے شاگرد ابن قیم رحمہ اللہ یہی فتوی دیا کرتے تھے، اور ان شاء اللہ راجح بھی یہی ہے.

اس کی تفصیل دیکھنے کے لیے آپ سوال نمبر (45174) کے جواب کا مطالعہ کریں.

ہم نے جمہور فقہاء کے مسلك کی طرف اشارہ اس لیے کیا ہے کہ سائل اور قارئ کو طلاق جیسے الفاظ کی ادائیگی کے خطرہ کا ادراك ہو سکے، چاہیے یہ الفاظ غصہ کی حالت میں بولے گئے ہوں یا عام حالت میں یہ بہت خطرناك ہیں.

اور پھر ہو سکتا ہے ان الفاظ کو نکالنے کی جلد بازی سے اس کے گھر اور خاندان کا شیرازہ بکھر جائے، اللہ سبحانہ و تعالی سے عافیت و سلامتی کی دعا ہے.

اگر تو اس کی بیوی پر قسم غصہ کی اس حد تك پہنچی ہے تو ان شاء اللہ طلاق واقع نہیں ہوئی.

واللہ اعلم .